بعون خالق ذو الفضل والاکرام

این مسدس بی نظیر بجواب نقارهٔ اسلام عبدالبصیر موسوم به

چوب ادیب

سنہ ۱۸۸۸ء

بحسن سعی و صحت کارگزاران مطبع، تصنیف سید علی مراد صاحب رئیس الہ آباد

در مطبع نجم الثاقب الہ آباد باہتمام منشی مظفر حسین طبع شد

جاء الحق وزهق الباطل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خبردار اے اہل ادراک رہنا | ذرا تا طرف دور افلاک رہنا
حریفوں سے میدان میں چالاک رہنا | فریبوں سے اون کے خطرناک رہنا

ذرا اندازہیں گھات میں یاد رکھیو
کہیں آکے دہوکے میں نیچا نہ دیکھیو

غضب ہے کہ حجام کنجڑے قصائی | جنہیں جانتی ہو ذلیل اک خدائی
بنا چاہتے ہیں شریفوں کے بہائی | نہیں زیب دیتی یہ ہرزہ درائی

اگرچہ کریں لاکھ حیلے حوالے
نہیں ہونگے صالح کبھی اونٹ والے

بلاشک بنی کے وہ سب لاڈلے تھے | عرب میں جو کرتے تھے دنیا کے پیشے
پر اس سے نہیں لازم آتے یہ دعوے | کہ رتبے ہوں یکساں غلام اور مخدوم

نہ حکم خدا ہے نہ قول پیمبر
شریفوں کو مجبور ذلیلوں کے ہمسر

نیا ہاتھ آیا ہے یاروں کے یہ گر
ہیں فرماتے سب سے بڑا یہ تجنّز

کہ وارد ہیں احکام شیخ نکتہ
رذیلوں سے لازم نہیں ہے تنفر

بہر او سپر سمجھتے ہیں یہ اپنے جی سے
نہ تھا کم شرافت میں کوئی کسی سے

نہیں ہے یہ مقصود قول ہمیشہ
کہ دنیا میں جتنے ہیں مسکین و بے زر

شراف...

شریف اوس سے بڑھکر نہیں اور کوئی

اونھیں کو مبارک ہو ایسی ہدایت
وہی ہوں رذیلوں کے زیر حکومت

شریفوں سے جنکے دلوں کو ہی نفرت
جو ہیں راہ پیمای دشت مذلت

اونہیں کو یہ حاصل ہو ثروت الٰہی
حمیت پر ابھی نہ آئے تباہی

بظاہر جو حضرات سمجھا رہے ہیں — نصیحت دکھانے کو فرما رہے ہیں
عجب دام تزویر پھیلا رہے ہیں — کہ جن پر خیالات منڈلا رہے ہیں

نہ آئے کوئی ان پھندیوں کے بس میں
نہ دانا پھنسے ان کے دام ہوس میں

فریبوں سے محفوظ رکھنا الٰہی — غلط فہمیوں سے نہ آئے تباہی
کسی سے نہیں طالب خیر خواہی — نہیں ہے ہمیں دعوی پادشاہی

کریں کس طرح ایسی شرکت گوارا
کہ نقصان ہو جس میں سراسر ہمارا

پھنسانیکا یہ بھی بہانہ بنانا — ہے اس جھوٹ کا ٹھیکہ [illegible] مانا
نہ مانیگا اس قول کو کوئی دانا — کہ وہ تہذیب کا ہند میں ہے زمانا

لقب نیم وحشی کا جن کو ملا ہو
بھلا ان کو دعوی تہذیب کیا ہو

ہمارا نہ مقصود ہے یہ نہ مطلب — کہ ناحق کسی سے کریں جنگ مذہب
مگر جو ور انداز ہیں نیش عقرب — دکھلاتے ہیں در پردہ اپنے وہ کرتب

یہی چاہتے ہیں بڑہ خباثت
مسلمان و ہندو میں کچھ ہو عداوت

خبردار رہنا اگر تم ہو دانا — [illegible] آشوب سے مذہب جو لایے زمانا
نہ دام بلا میں گلے کو پھنسانا — تصنع کی باتوں پہ ہرگز نہ جانا

سمجھنا عدو پردہ دوستی میں
کہ ہمدرد ظاہر میں دشمن ہیں جی میں

اونھیں کے ہیں سب اہل اسلام طالب
حماقت نہیں عقل پر ایسی غالب
حقوق اونکے سرکار پر ہین جو واجب
کہ بیجا ہو فکرِ حصولِ مطالب
بتاؤ جو البرٹ بل کا اثر ہو
ہوا ہو جو والنٹیر کوئی کہدو

ہوئے وضع مین سلف کے جو قواعد
اسی منتخب ہونے مین حد سے زائد
کہو اون سے حاصل ہوئے کیا فوائد
نہین ہوتے کیا کیا فریب و مکائد
ذرا غور سے آپ خود دیکھین بھالین
جو کچھ انتخابون مین ہوتی ہین چالین

یہ لازم ہے ہم اپنی حالت کو دیکھین
بغور اپنے اسباب عزت کو دیکھین
زمانے کو دورِ حکومت کو دیکھین
خیالات بیجا کی وقعت کو دیکھین
اگر راہ چھوڑی بھٹکتے پھرینگے
بنین گے جو اندھے کنوئین مین گرینگے

غلط ہے جو یہ بات دل مین جمی ہے
یہی ارتباطون مین وجہ کمی ہے
کہ شامل نہونے سے بےبرہمی ہے
نہ مانے گا غافل اگر آدمی ہے
ذرا سوچو تو دل مین آخر وہ کیا تھی
فراسیسون مین جو پھیلی وبا تھی

اگر یہ بھی سمجھے ہے اسی پر
ہم اون باتون سے ہون علیحدہ کیونکر
تو مجبور ہم لوگ ہین بے سبب پر
سمجھتے ہون جس مین مضرت سراسر
کبھی گرد اسکے نہ پہنچین گے ہم تو
سلام اپنا ہے نیشنل کانگرس کو

یہ ناصح جو گردن جھکائے ہوئے ہین
بنا جال اپنا بچھائے ہوئے ہین

دکھانے کو صورت بنائے ہوئے ہین
فریبون کی ٹٹی لگائے ہوئے ہین

یہ ڈر ہے پھنسا لین نہ دام بلا مین
مسلمان رہین ان سے حفظ خدا مین

یہ سب فقرے ان کے ہین جادو اثر
نہ سانپ آستینون کا ہم سمجھین کیونکر

دکھانے کو بنتے ہین ہمدرد و یار
نہین اون کے کاٹے کا دنیا مین منتر

نہین صاف ہین مکر سے اون کی باتین
ہین دہوکے کی چالین فریبونکی گھاتین

جو ہین ان خیالات بیجا کے بانی
نہ پیدا ہو کیونکر بلا بدگمانی

ستم ہے ہمین اون کی یہ مہربانی
کہ ہے سوء ظن حزم کی اک نشانی

زہے خیرگی خیالات بیجا
نفاق اس کا کیا خوب ہے نام رکھا

بڑھانا عداوت کا اچھا نہین ہے
مآل اپنی خواہش کا دیکھا نہین ہے

لگانا بجھانا یہ زیبا نہین ہے
خیال سرانجام ہے یا نہین ہے

خدا کے لیئے تم خباثت کو چھوڑو
مسلمانون سے اس عداوت کو چھوڑو

جو کرتے ہو در پردہ ہم سے لڑائی
حدیث رسول خدا سے جو آئی

بھلا اسکو ہم سمجھین کیونکر بھلائی
کہ اولاد آدم ہین آپس مین بھائی

نہین ہے یہ مطلب جو سمجھا رہے ہو
سمجھتے ہین ہم خوب بھکا رہے ہو

موافق ہو یا ہو مخالف زمانا
خوشی آتا ہے جنکو دلون کا دکھانا
نہین چاہتے ہم کسی کو ستانا
مبارک اونہین کو رہے یہ بہانا

نہین چاہتے ہم وہ حکمت سرابی
کہ دنیا و دین مین ہو جس سے خرابی

بہت خوف ہین نیشنل کانگرس سے
اونہین ہین جو یہ شورشین دو برس سے
خدا رکھے محفوظ بیجا ہوس سے
توڑاتے ہین آزادیئے کو رسے

دلون مین خیال حکومت سمانا ہے
جسے دیکھیے شیخ چلی بنا ہے

خبردار ہشیار و عاقل اگر ہو
گروہ مسلمان مین داخل اگر ہو
ترقی کی خواہش مین کامل اگر ہو
جماعت مین تم اپنی شامل اگر ہو

تو رہنا الگ نیشنل کانگرس سے
کہ ڈہائین گے اک دن قیامت یہ جلسے

اگر ہو لے سے ہوگی شرکت تمہاری
نہ کم ہوگی اس سے مصیبت تمہاری
تو گھٹ جائیگی اور وقعت تمہاری
یہ ڈر ہے کہ ڈوبے نہ عزت تمہاری

پہنسوگے جو اس دام وہم و گمان مین
ذلیل اور بھی ہوگے سارے جہان مین

ذرا اُٹھتے بالون سے رہنا سنبھل کر
نہ چلنا کبھی اپنی حد سے نکل کر
خرابی نہ ڈالے کوئی جو چل کر
کہین گر نہ جاؤ گڑھے مین پہسل کر

ہے پُر مکر رستا خبردار رہنا
ذرا ساتھ والون سے ہشیار رہنا

بہت بہاگنا اون کے سحر بیان سے
خدا رکہے محفوظ اون کی زبان سے
جو آتے ہین اطراف ہندوستان سے
غضب کے ہین فقرے قیامت کے تہانسے

نہین کم ہین جادو سے کچہہ باتین اونکی
فریبون سے خالی نہین گہاتین اونکی

عجب ہے یہ مجموعہ طرفہ جماعت
تمہین ہوگی یہ دیکھکر آپ حیرت
ہزارون مین بنگالی ہندو بکثرت
مسلمانون کی جب تہ پاوگے شرکت

وہان جاکے خود یہ کہوگے الٰہی
ہوئے آکے ناحق اسیر تباہی

غلط ہے سراسر یہ قول پریشان
ہون شہزادے اس مین کچہ حامد علی خان
جو ڈیلیگیٹ ہین کانگرس کے مسلمان
ستارہ بناوکہ بدر درخشان

کہولا کہ تم جہوٹ باور نہوگا
جماعت کا اطلاق ان پر نہوگا

کہان کا نکالا ہے شرل فسانہ
اگر تم نے اون کا بہی کہنا نہ مانا
جو کہتے ہو یہ دوپہر نہوگا کہنا
رہے ہین ولایت مین برسون جو دانا

یہ کہئے کہ لندن جو ہو آئے جاکر
سمجہتے خدا ہوا دے یا پیمبر

ہے معلوم سب حال اوس کانگرس کا
ڈیلیگیٹ خود بن کے جو جو گیا تہا
ہوئی تہی جو کلکتہ مین جاکے یکجا
گورنر نے اون سب کو بلواکے جانا

کہ بازار اجناس کاسد کو دیکہے
طلسم خیالات فاسد کو دیکہے

خبردار سچا سمجھنا نہ اون کو — جو یہ کہتے ہین وہ بڑے ہین غلط گو
کہ اس کانگرس کا نتیجہ سمجھ لو — کمیشن محاصل کی سروس کی یارو
کسی شے کی تکمیل جب تک نہو لے
نتیجہ نکلنا ہے ناممکن اوس سے

یہ باتین ہین یارون کی بالکل خیالی — بنا کانگرس نے ہے کونسل کی عالی
وگرنہ اس اعزاز سے تھے وہ خالی — جو اضلاع ہین مغربی دشمالی
نہین ہے کسی غیر کی اس مین شرکت
یہ خود ہمکو سرکار نے دی ہے عزت

جو دل کانگرس سے لگائے ہوئے ہین — بڑے جوش مین کو کھلائے ہوئے ہین
اودھار اسکی شرکت پہ کھائے ہوئے ہین — قیامت کا اودھم مچائے ہوئے ہین
الٰہی حماقت یہ چھائی ہے کیسی
خرابی دماغون مین آئی ہے کیسی

پڑی ہے یہ ان لوگون کی خاص عادت — اوٹھاتے ہین جب بحث مین کوئی خفت
تو فرماتے ہین یہ براہ خشونت — یہ ہین اہل تحریر وہ ہین اہل بدعت
دلائل بود محکم و معنوی بہ
نہ رگہاے گردن بہ حجت قوی بہ

کرو کانگرس سے خدارا جدائی — ذرا سوچو اپنی برائی بھلائی
اگر اسکے شرکت کی دل مین سمائی — نہ دام مصیبت سے ہوگی رہائی
کٹین گے کہ خون تمنا نہ ہون گے
خدا جانے ہنگامے کیا کیا نہون گے

جو ہین اہل ادراک خیر مجسم ۔۔۔ اونہین گھیرے رہتی ہے یہ فکر ہر دم
کہ کیونکر شریک ایسے جلسے مین ہون ہم ۔۔۔ نہین اہل اسلام جس مین فراہم

اوسی کو سمجھتے ہین وہ مرد عاقل
رہے جو کہ اپنی جماعت مین داخل

اگر راستی ہے تمہارے بیان مین ۔۔۔ کہ بنگالی لائق ہین سب سے جہان مین
تو شورش ہے کیون سارے ہندوستان مین ۔۔۔ لگائین نہ وہ چنگیان آسمان مین

وہ آزاد ہون یا کہ رسی تڑائین
ہمین کیا غرض ہے کہ ہلڑ مچائین

رہی قوم مین جنکی ہو نیک نامی ۔۔۔ سمجھتے رہے ہون جنہین سب گرامی
ہون اپنی جماعت کے جو لوگ حامی ۔۔۔ بھلا اون کی باتون مین کیونکر ہو خامی

سمجھ اون کی اولٹی نہ کچھ رائے کج ہے
یہ بیوقت نقارچی کی اونچ ہے

اگر کانگرس کا یہ مطلب ہے بھائی ۔۔۔ کہ ہون حکمران سارے کنجڑے قصائی
حکومت کرین ڈہاڑہی اور نان بائی ۔۔۔ شریفون پر افسر ہون نداف و نائی

جو مجمع ڈبوئے حمیت ہماری
کبھی اوس مین ہوگی نہ شرکت ہماری

یہ مانا کہ ہر قوم کے ہین الکٹر ۔۔۔ بلا قید مذہب ہین ڈپٹی کلکٹر
ہر اک پیشے کے ہوتے ہین ڈاکٹر ۔۔۔ جج و منصف و منصرم انسپکٹر

پر اس سے کہین داغ اصلی مٹا ہے
ملمع سے تانبا کہین زر ہوا ہے

ذرا غور تو دل میں فرمائیں حضرت
یہ کیسا عقیدہ ہے کیسی ارادت
کہ تنبولی تیلی جنہیں کچھ نہ ہو ثروت
ہو ہر قوم پر فرض اون کی اطاعت

مبارک ہو یہ فرض و واجب انہیں کو
کبھی یہ نصیحت نہ مانیں گے ہم تو

خدا نے اگر دی ہو چشم بصیرت
کرو غور لے منکران شرافت
کہ ہے قدرتی علم میں یہ ودیعت
کہ جس میں ہو جس طرح کی قابلیت

اوسی طرح کا اوس سے ظاہر اثر ہو
کہیں فائدہ ہو کسی جا ضرر ہو

اثر آب نیساں کو جیسے یہ حاصل
کہ ہو سانپ کے منہ میں تو زہر قاتل
دہانِ صدف میں اگر ہو وہ داخل
تو گوہر بنے بادشاہوں کے قابل

یہ تمثیل بے مثل سچ کیا نہیں ہے
یہ قدرت کا ہے اقتضا یا نہیں ہے

اوسی طرح اس علم سے بھی بدولت
شریفوں کو ہوتی ہے حاصل شرافت
رذیلوں کی بڑھتی ہے اس سے رذالت
یہ سب ہے خداوند عالم کی قدرت

سمجھ لو نہیں امر یہ اختیاری
چلی گی یہاں پر نہ جودت تمہاری

جو اے اہل اسلام تم کچھ ہو دانا
تو دھوکے میں اس کانگرس کے نہ آنا
سمجھنا جو چھیڑے کوئی یہ فسانا
سمجھ اوس کی اولٹی ہے اولٹا زمانا

کہے دیتے ہیں یہ ارادے خیالی
ہے کوئی بلا ہند پر آنے والی

مسلمانون مین جو ہین اہل درایت
اگر چاہے ہون زمانے مین عزت

مرادون [illegible]
کرین [illegible]

محرک ہین سب اسکے جانکاہ عالم
بداندیش اسلام بدخواہ عالم